45666- بدن سے خون نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹتا

سوال

کیا بدن سے خارج ہونے والے خون سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

بدن سے خارج ہونے والی نجاست کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت :

پیشاب یا پاخانہ ہو اور عام اور معتاد راستے سے خارج ہو، تو اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، اس کے کتاب و سنت اور اجماع میں دلائل موجود ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اگر تم مریض ہو یا مسافر یا تم میں سے کوئی ایک پاخانہ کر کے آئے یا تم نے اپنی بیویوں کے ساتھ ہم بستری کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو، اور اس سے اپنے چہروں اور ہاتھ پر مسح کرو}. المآئدۃ(6).

امام ترمذی رحمہ اللہ نے صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ"

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پاخانہ اور پیشاب اور نیند سے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (96) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

یہاں پاخانہ اور پیشاب اور نیند نواقض وضوء میں بیان کیے گئے ہیں.

دوسری حالت :

یہ کہ وہ پیشاب اور پاخانہ ہو لیکن کسی اور راستے سے خارج ہو مثلا اگر کسی کا آپریشن کر کے اس کے پیٹ میں سوراخ کر دیا جائے اور پاخانہ وہاں سے خارج ہونے لگے، تو یہ بھی نواقض وضوء میں شامل ہوگا کیونکہ مندرجہ بالا دلائل پیشاب اور پاخانہ کے خارج ہونے سے وضوء ٹوٹنے پر دلالت کرتے ہیں، اور ان دلائل کا عموم اس پر دلالت کرتا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ معتاد راستے سے خارج ہو یا کسی اور راستے سے دونوں طرح وضوء توڑ دیگا.

تیسری حالت :

بدن سے خارج ہونے والی نجاست پیشاب اور پاخانہ کے علاوہ کوئی چیز ہو مثلا خون یا جو علماء قئ کو نجس قرار دیتے ہیں.

اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے :

بعض مثلا ابو حنیفہ، امام احمد دونوں نے کچھ اختلاف کیا ہے. جس کی تفصیل ہے کہتے ہیں کہ اس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، انہوں درج ذیل دلائل سے استدلال کیا ہے :

1- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا تھا :

"بلکہ یہ تو رگ کا خون ہے، اس لیے تم ہر نماز کے لیے وضوء کرو"

ان کا کہنا ہے کہ : رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کے وجوب کی علت یہ بیان کی کہ یہ رگ کا خون ہے، اور ہر خون اسی طرح کا ہے.

2- امام ترمذی نے معدان بن ابی طلحہ سے بیان کیا ہے وہ ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قئ کی اور روزہ افطار کیا اور وضوء کیا"

تو میں ثوبان رحمہ اللہ کو دمشق کی مسجد ملا اور ان سے یہ حدیث بیان کی تو وہ کہنے لگے :

میں نے ان کے وضوء کرنے کے لیے پانی ڈالا تھا"

سنن ترمذی حدیث نمبر (87) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اکثر علماء کرام کا کہنا ہے کہ بدن سے نجاست خارج ہونا ناقض وضوء نہیں، اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ اصل میں وضوء نہیں ٹوٹا، اور اس سے وضوء ٹوٹنے کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اس مسئلہ میں میرا بہتر اور اچھا اعتقاد یہی ہے کہ اصل میں وضوء نہیں ٹوٹا حتی کہ شریعت مطہرہ سے وضوء ٹوٹنا ثابت ہو جائے، اور یہ ثابت نہیں" انتہی.

اس سے وضوء ٹوٹنے والوں کے دلائل کا درج ذیل جواب دیتے ہیں :

استحاضہ والی حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے حیض کے خون کی نفی چاہی ہے، یعنی یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ یہ رگ کا خون ہے، اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر تم نماز نہ چھوڑو بلکہ نماز ادا کرو، لیکن ہر نماز کے لیے نیا وضوء کرنا ہوگا.

امام نووی رحمہ اللہ "المجموع" میں رقمطراز ہیں :

"اگر یعنی استحاضہ والی حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ اسے یہ معلوم کرانا تھا کہ یہ حیض کا خون نہیں، بلکہ وضوء ٹوٹنے والی جگہ سے خارج ہونے سے وضوء کا موجب ہے، اور اس سے یہ مراد نہیں کہ خون جہاں سے بھی خارج ہو خارج ہونے سے وضوء واجب ہو جاتا ہے" انتہی.

اور ثوبان کی حدیث کے کئی ایک جواب دیے گئے ہیں :

1- یہ حدیث ضعیف ہے، امام نووی رحمہ اللہ "المجموع میں کہتے ہیں : ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث سے ان کے استدلال کا جواب کئی ایک وجوہ سے ہے : جن میں سب سے بہتر اور اچھی یہ ہے کہ وہ حدیث ضعیف اور مضطرب ہے، بیہقی وغیرہ دوسرے حفاظ کا یہی کہنا ہے" انتہی.

2–یہ کہ اسے صحیح تسلیم کرنے اوراس کے ثابت ہونے کی صورت میں یہ حدیث قئ خارج ہونے سے وضوء ٹوٹنے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ صرف یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے، جوکہ قئ سے وضوء کرنے کے استحباب پر دلالت کرتا ہے، نہ کہ وجوب پر.

مزید تفصیل کے لیے آپ المجموع للنووی (2/63–65) اور المغنی ابن قدامہ (1/247–250) اور الشرح الممتع ابن عثیمین (1/185–189) کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.